زیادہ کھانے والا جانور: اُوکاپی

محمد خلیل

سائنسداں، H51، ڈاکٹر اقبال لین، بٹلہ ہاؤس، جامعہ نگر، نئی دہلی۔110025

آپ کتنے ہی جانوروں کے بارے میں جانتے ہیں جو جنگل میں پائے جاتے ہیں، لیکن آپ انھیں پہچانتے ہیں۔ آج بھی کئی ایسے جنگلوں میں رہنے والے جانور ہیں جن کے بارے میں ہماری جانکاری بالکل نہیں ہے۔ ایسے جانوروں میں ایک جانور اُوکاپی بھی ہے۔ اب اُسی کے بارے میں سُنیے۔ یہ آج بھی قدیم جانور ہوتے ہوئے افریقہ کے جنگلوں میں رہتے ہیں۔ ایسے گھنے جنگل جہاں سورج کی کرنیں بھی زمین تک مشکل سے ہی پہنچ پاتی ہیں کیونکہ گھنے درختوں کی پتیاں کرنوں کو روک دیتی ہیں۔ اُن جنگلوں کے علاقے میں جو جانور پائے جاتے ہیں دُنیا کے عام لوگوں کو کوئی جانکاری نہیں ہے۔ ایسا ہی ایک جانور جو اب تک گمنام رہا ہے اُوکاپی ہے۔

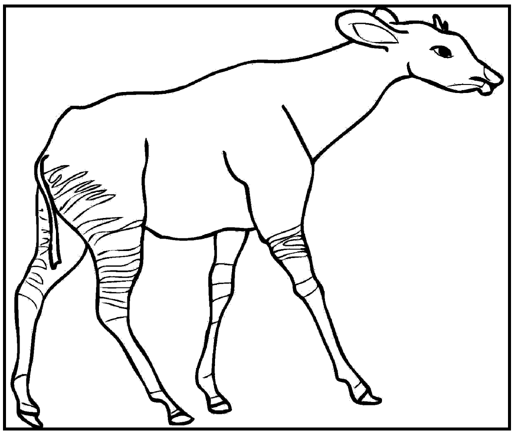

اُوکاپی افریقی زبان کا لفظ ہے جس کا مطلب بہت 'زیادہ کھانے والا' ہے۔ اُوکاپی جانور کی جانکاری پچھلی صدی میں ہوئی ہے، لیکن افریقہ میں رہنے والے لوگ زیادہ تر اسے عرصہ سے جانتے تھے۔ اب اسے افریقہ سے باہر بھی لوگ جان گئے ہیں۔ اس کامیابی کا سہرا ایک امریکی سیّاح ہنری مارٹن اِسٹین لے کے سر ہے۔ ہوا یوں کہ اُن کے ساتھی سیاح سر ڈیوڈ لیونگ اسٹین اپنی افریقہ کے جنگل کی مہم کے دَورے پر اُن گھنے جنگلوں میں راستہ بھولنے سے کہیں گم ہوگئے۔ اُن کی تلاش مارٹن اسٹین لے نے کی۔ جب وہ جنگلوں میں اُن کو تلاش کرنے کے لیے نکلے ہوئے تھے تو انھیں ایک جانور کا ڈھانچہ جنگل میں دکھائی دیا۔ انھیں بڑا تعجب ہوا کہ یہ بڑا ہڈیوں کا ڈھانچہ نہ تو زراف کا ہے نہ زیبرا کا اور نہ ہی گھوڑے اور کسی دوسرے بڑے جانور کے جسم کے ڈھانچے سے ملتا ہے۔ وہ اپنی تلاش میں جنگلوں میں پھرتے رہے۔ اُسی دوران ایک دن ایک انوکھا جانور پتیاں کھاتا ہوا نظر آیا۔ اُسے دیکھنے کے بعد انھوں نے یہ محسوس کیا کہ یہ جانور تو بہت زیادہ زراف سے ملتا جلتا ہے۔ اس طرح اس جانور کا زراف کے خاندان کے

ہونے کا گمان ہوتا تھا۔ اُس کی گردن دیکھنے میں زراف سے چھوٹی تھی اور پورے جسم پر زیبرے کی طرح ترچھی کالی دھاریاں تھیں۔ دُم چھوٹی تھی۔ اس کا اگلا پیر لمبا اور پیچھے کا پیر چھوٹا تھا۔ چلتے وقت اُوکاپی کی چال کچھ لڑکھڑاتی ہوئی سی نظر آتی تھی۔ اس کا جسم بہت موٹا تھا اس طرح یہ تیز دوڑنے سے مجبور تھا۔ اس کا منہ سفید تھا۔ اُوکاپی کے سر پر دو پتلے سینگ تھے جو عمر کے مطابق چھوٹے بڑے نظر آئے۔ اس کا کان زراف جیسا ہی بڑا تھا۔ اس کی زبان لمبی تھی۔ اس کی لمبائی تقریباً تیس سنٹی میٹر تک ہوتی ہے۔ قدرت نے اس کو لمبی زبان اس لیے عطا کی ہے کہ یہ درخت سے کھانے کے لیے پتیوں کو توڑتا ہے۔ اپنی زبان سے ہی اپنے جسم کو کھجلانے اور صاف کرنے کا کام لیتا ہے۔ یہاں تک کہ اُوکاپی اپنی زبان سے اپنے جسم پر بیٹھی ہوئی مکھیوں کو اُڑاتا ہے۔ اس طرح زبان اس کے لیے کئی طرح سے بڑی مددگار ہے۔

اس کے جسم کی کھال کا رنگ سُرخ گلابی ہے۔ اُکاوپی کی مادہ اپنے جسم میں پیدائش سے پہلے اپنے بچے کو ایک سال سے زیادہ عرصہ تک رکھتی ہے پھر اُس کا بچہ پیدا ہوتا ہے۔

سائنسدانوں کا خیال ہے کہ اُوکاپی جانوروں میں لاکھوں برس پرانے حیوانات سے اپنی موجودگی کو بتاتا ہے، لیکن تعجب کی بات ہے کہ لاکھوں سال گزرنے کے بعد بھی اُوکاپی کی نسل باقی ہے اور یہ جنگلوں میں خاموش اپنی زندگی گزار رہا ہے اور اس کے جسم میں اتنا عرصہ گزرنے پر کوئی تبدیلی نہیں آئی ہے۔ سائنسدانوں کا کہنا ہے کہ اب بھی اس کے بارے میں معلومات نہیں ہوسکی ہے۔

OO

سائنس کے منتخب مضامین

اس کتاب کے مصنف محمد خلیل بنیادی طور پر ایک سائنس داں۔ انھوں نے طویل عرصے تک مرکزی حکومت کے زیرِ انتظام شائع ہونے والے میگزین ''سائنس کی دنیا'' کی ادارت کی ہے۔ وہ اس بات سے بڑی حد تک واقف ہیں کہ بچوں کے لیے کس طرح کے سائنسی مضامین پیش کریں۔ اس کتاب میں انھوں نے سادہ اور سہل انداز میں بچوں کو سائنس کی باتیں بتائیں ہیں اور انھیں یہ سمجھایا ہے کہ سائنس کوئی مشکل موضوع نہیں ہے۔ اس کتاب میں انھوں نے ان موضوعات کو منتخب کیا ہے جو ہمارے ارد گرد بکھرے ہوتے ہیں اور باتوں باتوں میں بچوں کو یہ سمجھانے کی کوشش کی ہے کہ سائنس کی ترقیات نے انسانی زندگی پر بڑا مثبت اثر ڈالا ہے اور انسانی زندگی کے اکثر شعبے سائنس کے اثرات سے خالی نہیں ہے۔ اس کتاب میں شامل بعض مضامین ایسے ہیں جو بچوں کے ساتھ بڑوں کی توجہ بھی اپنی جانب مبذول کریں گے۔

مصنف: محمد خلیل　　صفحات: ۸۰، قیمت: تیس روپے

ناشر: اردو اکادمی، دہلی